جو مسئلہ سمجھ میں نہ آئے وہ کسی مستند و ماہر مفتی سے معلوم کر لیں۔۔ (ابو زبیر)

آپ کے مسائل اور اس کے جوابات (35)

از مفتی محمد صاحب

دارالافتاء، جامعۃ الرشید، احسن آباد، کراچی

مضامین:

- ☆ غیر سودی بینک میں اکاؤنٹ کھلوانا
- ☆ وضوء میں بار بار عضو کے خشک رہ جانے کا وسوسہ ہونا
- ☆ وضوء میں پاؤں کی انگلیوں کے خلال کا حکم
- ☆ کرسی پر بیٹھے ہوئے شخص کے قریب نیچے بیٹھ کر قرآن پڑھنا
- ☆ مسجد کے ائیر کنڈیشنڈ اور امام کے حسن قراءۃ کی وجہ سے پہلی مسجد کو چھوڑ دینا
- ☆ نماز کی وجہ سے رکشہ ڈرائیور کا نمبر مسلسل موقوف ہوتے رہنا
- ☆ والدین کی اطاعت کس حد تک واجب ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

غیرسودی بینک میں اکاؤنٹ کھلوانا:

سوال: میں نے اخبار میں اشتہار پڑھا جس میں اسلامی بینک کے سیونگ اکاؤنٹ کی رقم حلال اور سود سے پاک کاموں میں خرچ ہوتی ہے، تو میں نے اپنی رقم اسلامی بینک کے سیونگ اکاؤنٹ میں جمع کردی، اب مجھے ماہانہ جو اضافی رقم ملتی ہے کیا اس رقم کا استعمال کرنا میرے لیے حلال ہے؟ اگر شریعت کے مطابق حلال نہیں ہے تو میں جو رقم استعمال کر چکا ہوں اس کا کیا کروں؟ کیا میں اس رقم سے اپنے لیے حاصل مطالعہ کتابیں یا دینی کتابیں خرید سکتا ہوں؟ (محمد رفیق بلوچ ۔ کوئٹہ)

جواب: جو غیرسودی بینک معتمد علماء کرام کی نگرانی میں چل رہے ہیں جیسے میزان بینک، بینک اسلامی، البرکہ وغیرہ ان کے سیونگ اکاؤنٹ میں رقم رکھوانا اور اس کا نفع وصول کرنا حلال ہے۔

وضوء میں بار بار عضو کے خشک رہ جانے کا وسوسہ ہونا:

سوال: ایک شخص کو یہ وہم رہتا ہے کہ اس کا وضو ناقص ہے، وہ بار بار وضو کرتا ہے مثلاً اس نے ہاتھ دھو کر کلی کی۔ ناک میں پانی ڈالا۔ منہ دھونے لگا تو خیال آیا کہ کلی صحیح طرح نہیں کی، دوبارہ سے وضو کرنے لگ گیا۔ پھر وضو شروع کر کے کہنیوں تک پہنچا۔ تو دل میں وسوسہ آیا کہ چہرہ ٹھیک طرح سے نہیں دھویا۔ غرض تین بار دھونے کی بجائے پانچ چھ دفعہ دھوئے گا، پانی کا بھی استعمال زیادہ ہوتا ہے اور وقت بھی زیادہ لگتا ہے۔ اس کا کیا علاج ہے؟ نیز وضو میں کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ کتنی بار ایک عضو کو دھویا جا سکتا ہے؟ اور اس وسوسے کا کیا علاج ہے؟ (اشفاق احمد۔ علی پور)

جواب: اس طرح کے وہموں کی طرف توجہ نہ دے بلکہ جب تین مرتبہ ایک عضو کو دھولیا تو اسے کافی سمجھے

اور اگلے عضو کے دھونے میں مشغول ہو جائے، پھر پہلے والے عضو کے بارے میں شک ہو تو اس کی پروانہ کرے۔

ہر عضو کو ایک ایک مرتبہ دھونا تو وضو کی صحت کے لیے ضروری ہے اور تین مرتبہ دھونا سنت ہے۔ بلا وجہ اس سے زائد دھونا اسراف اور گناہ ہے۔

وضوء میں پاؤں کی انگلیوں کے خلال کا حکم:

سوال: کیا پاؤں کی انگلیوں میں ہاتھوں سے خلال کرنا واجب یا فرض ہے؟ مؤکدہ ہے یا غیر مؤکدہ ہے؟ یا ان کو تر کرنا ہی کافی ہے؟ (ایک سائل ۔ لاہور)

جواب: پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا سنتِ مؤکدہ ہے، صرف تر کر لینے سے سنت ادا نہ ہو گی اور خلال کا طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے دائیں پاؤں کی چھنگلی سے شروع کرلے اور بائیں پاؤں کی چھنگلی پر ختم کرے۔

کرسی پر بیٹھے ہوئے شخص کے قریب نیچے بیٹھ کر قرآن پڑھنا:

سوال: میں معذوری کی وجہ سے مسجد میں جا کر کرسی پر بیٹھ کر تلاوت قرآن پاک کر رہا ہوتا ہوں کہ ایک نمازی بعد میں آ کر تقریباً دو گز کے فاصلے پر زمین پر بیٹھ کر تلاوت قرآن شروع کر دیتا ہے۔ میں بے ادبی سمجھ کر بتکلف نیچے بیٹھ جاتا ہوں، اس نمازی کو بہت سمجھایا ہے کہ گناہ گار نہ کیا کرو۔ تم بھی کرسی پر بیٹھ جایا کرو جو پہلے مسجد پہنچے بعد میں آنے والے اس کی اقتداء کریں۔ اس شخص کا یہ عمل کیسا ہے؟

جواب: دوسرے شخص کے لیے نیچے بیٹھ کر قرآن پڑھنا جائز ہے۔ اس کو کرسی پر بیٹھ کر قرآن پڑھنے پر مجبور کرنے کی ضرورت نہیں۔ آپ عذر کی وجہ سے کرسی پر بیٹھ کر پڑھتے ہیں تو اس عذر کی وجہ سے آپ کا شمار بھی ان شاء اللہ بے ادبی کرنے والوں میں نہیں ہو گا۔

مسجد کے ائیر کنڈیشنڈ اور امام کے حسن قراءۃ کی وجہ سے پہلی مسجد کو چھوڑ دینا:

سوال: جو مسئلہ میں نے تراویح کی ادائیگی سے متعلق پچھلے شمارے میں پوچھا تھا کہ پرانی مسجد چھوڑ کر دوسری ائیر کنڈیشنڈ مسجد میں نماز پڑھنا شروع کی ہے تو میں نے اس میں مسجد کے ائیر کنڈیشن ہونے کی خوبی مطلع کی تھی مگر کے حافظ صاحب کی صفات پر روشنی ڈالنا رہ گیا تھا۔ان صفات کو بھی پیش نظر رکھ کر فرمائیں کہ تراویح ہوئی یا نہیں؟ حافظ صاحب کو ماشاءاللہ قرآن پاک پر زبردست عبور حاصل تھا کہ تیز اور صاف پڑھتے تھے۔ان کی آواز میں ایک عجیب سوز معلوم ہوتا تھا کہ عقل دَنگ رہ جاتی تھی اور بھولتے بھی کم تھے۔میں نے ایسے حافظ زندگی میں کم دیکھے ہیں۔ (ایک سائل ۔ لاہور)

جواب: نماز کے لیے ایسے امام کا انتخاب کیا جائے جو صحیح العقیدہ ہو،لہٰذا جہاں عقیدے کی صحت پر اطمینان نہ ہو وہاں صرف حسن قراءۃ اور ائیر کنڈیشنڈ کی وجہ سے جانا اور صحیح العقیدہ امام کو چھوڑ دینا درست نہیں۔

نماز کی وجہ سے رکشہ ڈرائیور کا نمبر مسلسل موقوف ہوتے رہنا:

سوال: ہمارے یہاں اڈے میں ترتیب یہ ہے کہ جو رکشہ پہلے آئے گا اس کا نمبر لکھا جاتا ہے اس طرح جو آتا جائے ترتیب سے لکھے جاتے ہیں۔جب بھیجنے کا وقت آئے اسی طرح جو پہلے آیا تھا اس کو آواز لگائی جاتی ہے وہ موجود نہ ہو تو اس کے بعد والے کو بھیج دیا جاتا ہے۔اب جو موجود نہیں تھا وہ آئے تو کہا جاتا ہے کہ آپ کا نمبر کراس ہو گیا۔اب اس سے پہلے اگر کوئی اور کراس والا موجود نہ ہو تو بھیج دیا جاتا ہے۔اب اگر زیادہ کراس والے ہو جائیں تو پھر ایک نمبر والا اور ایک کراس والا۔پہلے کون کراس ہوا یہ بات نہیں ہو گی،جو شخص پہلے آ گیا اور اس کا نمبر کراس تھا تو اس کو کراس والوں میں آخر میں لکھ دیا جائے گا۔اب یہاں ہمارے لیے دو مسئلے ہیں:

1) ہم وہاں موجود ہیں،ہمارے نمبر آنے پر نماز کا وقت ہو گیا،اب ہم اگر کراس والوں میں نمبر لکھوائیں

تو کہیں گے کہ واپس آ کر لکھواؤ، اگر لکھ بھی دیا جائے تو اگر ہم پہنچ جائیں تو ٹھیک، نہ پہنچ سکیں تو دوبارہ لکھ دیا جاتا ہے۔اب اگر کراس زیادہ ہوں تو ہمارا کافی وقت ضائع ہو جاتا ہے۔

2) اکثر اس طرح ہوتا ہے کہ نمبر کے لیے جب آتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ آپ کا نمبر کراس ہو گیا ہے، اب کراس والوں میں لکھ دیا جاتا ہے، اب کافی دیر تک بیٹھے رہیں، عین نمبر آنے پر جماعت کا وقت ہو جاتا ہے، جب نماز پڑھ کر آئیں تو پھر دوبارہ کراس والوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔خاص کر سردیوں میں چاروں نمازوں میں درمیان میں وقت بہت مختصر ہوتا ہے۔بعض مرتبہ اس کشمکش میں سارا دن گزر جاتا ہے، اب آپ ہی بتائیں کہ یہ ظلم نہیں ہے؟ ایک دفعہ کہا بھی کہ یہ ظلم ہے، ایسا نہ کریں، عام حالات میں یہ اصول ٹھیک ہے، لیکن نماز پڑھنے والوں کو بھیج دیا کریں نمبر پر، آگے سے کہتے ہیں ڈرائیور اعتراض کرتے ہیں۔حالانکہ جماعت کی اس قدر پابندی کرنے والے صرف اکا دکا ڈرائیور ہیں۔ہمارا کیا ہے، ہم تو جو مرضی کریں جس طرح کی مرضی پابندی لگائیں جماعت کے ساتھ پڑھیں گے، ہمارے مقدر میں جو ہوگا مل جائے گا۔ویسے بھی یہ شرعی مسئلہ کو اتنی اہمیت نہیں دیتے۔ہم تو آپ سے صرف اس لیے رہنمائی لے رہے ہیں کہ جو بھی ہے یہ لوگ مسلمان ہیں اور اپنے آپ کو دیوبندی کہتے ہیں، کل حشر کے میدان میں جب ان کا خدانخواستہ ظالموں کے ساتھ حشر ہو تو یہ نہ کہیں کہ ہمیں تو کسی نے بتایا ہی نہیں۔مفتی صاحب برائے مہربانی میری اور ان کی رہنمائی فرمائیں اور ان ڈرائیوروں کی جو اعتراض کرتے ہیں۔

(ایک سائل)

جواب: تمام ڈرائیور اور اڈے والے مسلمان ہیں، سب پر لازم ہے کہ نماز با جماعت پڑھنے کا اہتمام کریں۔نماز جیسے اہم فریضے کو ترک کر کے جو روزی کمائی جائے گی اس میں برکت کیسے حاصل ہو گی؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

”إني رأيتكم تطلبون معايشكم، هذا رسول رب العالمين جبرئيل نفث في روعي: لا تموت

نفس حتى تستكمل رزقها وإن أبطأ عليها، فاتقوا الله أيها الناس وأجملوا في الطلب، ولا يحملنكم استبطاء الرزق أن تأخذوه بمعصية، فإن الله لا يدرك ما عنده إلا بطاعته." (كنز العمال: ٤/٢٢)

ترجمہ: ''میں نے تمہیں دیکھا کہ تم اپنے معاش کی تلاش کرتے رہتے ہو، یہ رب العالمین کے رسول جبرئیل امین ہیں جنھوں نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کسی نفس کو اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک وہ اپنا رزق پورا نہ کرلے، اگرچہ اس میں کچھ تاخیر ہو جائے۔ اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور رزق کی تلاش میں اعتدال کی راہ اختیار کرو اور رزق میں وقتی تاخیر ہرگز تمہیں اس بات پر نہ ابھارے کہ تم اس کو اللہ کی نافرمانی کرکے حاصل کرنے لگو۔ اس لیے کہ اللہ کے پاس جو رزق کے خزانے ہیں وہ صرف اس کی اطاعت وفرمانبرداری ہی سے مل سکتے ہیں۔''

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ رزقِ حلالِ طیب اللہ کی اطاعت ہی سے ملے گا۔ اور ہر آدمی کے مقدر میں جو کچھ لکھا ہے وہ اس کو ضرور مل کر رہے گا۔ اس کے بغیر اس کی موت نہیں آسکتی۔

لہٰذا رزق کے حلال ذرائع اختیار کرنے کے بعد اللہ پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ نمازوں کے اوقات میں اڈے کے پورے عملے کو اور تمام ڈرائیوروں کو نماز باجماعت پڑھنی چاہیے۔ نماز کے اوقات میں نمبروں کو موقوف کردینا چاہیے۔ نماز پڑھنے سے رزق میں کمی نہیں بلکہ بڑھوتری ہوگی۔ اللہ تعالیٰ غیب سے مدد فرمائیں گے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

﴿ویرزقه من حیث لا یحتسب﴾ (سورة الطلاق: ٣)

''اور اللہ تعالیٰ ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتے ہیں جہاں سے انسان کا وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔''

اڈے والوں کو چاہیے کہ نماز پڑھنے والوں کے ساتھ کم ازکم اتنی رعایت تو ضرور کریں کہ اگر عین نماز کے وقت ان کا نمبر آجائے تو نماز کے وقت کے بقدر ان کو مہلت دیں اور نماز کے بعد دوسروں سے پہلے ان کو

بھیج دیں۔

والدین کی اطاعت کس حد تک واجب ہے؟

سوال: میں طبیعت میں بہت حساس ہوں، کوئی بھی بات اس قسم کی ہو جائے جس کی امید نہ ہو تو میرے ذہن اور دل پر بہت اثر انداز کرتی ہے جس سے میرا بلڈ پریشر لو ہونے لگتا ہے، یہ بات غیر اختیاری یا اختیاری طور پر بچپن سے ہے۔ پوچھنا یہ چاہتا ہوں کہ میرے والد صاحب اس قدر سختی کرتے آرہے ہیں شروع سے کہ جس کی کوئی حد نہیں۔ عقلی اعتبار سے بالکل فضول اور شرعی اعتبار سے بالکل حرام! میں نے قرآن کریم حفظ کیا، دورانِ حفظ ہر وقت گھر میں لڑائی کی وجہ سے میں بغیر ناشتے کے جاتا رہا، ڈر کی وجہ سے کچھ کھایا پیا نہیں جاتا تھا۔ رات کو بھوکا سو جاتا، ہر وقت سوچتا رہتا۔ کمزوری ہوتی گئی آخر کار ٹی بی ہوگئی اور میں قرآن مجید بھولتا چلا گیا۔ اس بات کو چار سال ہوگئے۔ اب تو اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ وہ بیماری ختم ہوگئی۔ لیکن ابھی ذہنی اور جسمانی کمزوری نہیں گئی۔ یہی حال میرے بڑے بھائی جو عالم ہیں اور میری والدہ کا بھی ہوا ہے، بھائی بھی مستقل خمیرے استعمال کررہے ہیں، والدہ ذہنی طور پر معذور ہوچکی ہیں۔ لیکن والد صاحب کو ابھی تک اس بات کا احساس نہیں ہوا، ان کا رویہ بدستور ویسا ہی ہے۔ آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ماں باپ کے بارے میں شریعت میں اتنا سخت حکم آیا ہے لیکن جس کے ساتھ اس طرح ہورہا ہو وہ کیا کرے؟ کیا اپنا دین و دنیا برباد کردے؟ کیا ذہنی طور پر اپنے آپ کو ختم کردے؟ کیا بے بس و مجبور ہوکر اپنے اعمال ضائع ہورہے ہیں خراب ہورہے ہیں ٹھیک ہے؟ میں دنیاوی اور دینی اعتبار سے ذہنی طور پر بالکل ختم ہورہا ہوں، ہم سب گھر والوں نے ہمیشہ اچھا سلوک ہی رکھا ہے، لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ والد صاحب کی کوئی ذمہ داری نہیں؟ وہ اپنے آپ کو بالکل صحیح سمجھتے ہیں، اب آپ بتائیں مفتی صاحب اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہوں کہ گناہ سے بھی بچ جاؤں اور میری ذہنی و جسمانی وروحانی صحت بھی خراب نہ ہو۔ (ابرار احمد ۔ ناظم آباد، کراچی)

جواب: واضح رہے کہ شریعت نے جائز امور میں والد کی اطاعت کو واجب کیا ہے، شریعت کے اس حکم کا منشا اولاد پر سختی نہیں بلکہ رحمت وشفقت ہے کیونکہ ایک والد کو اپنی اولاد سے جو محبت ہوتی ہے وہ اولاد کی محبت سے کئی گنا زیادہ ہوتی ہے۔ اس لیے آپ شریعت کے اس حکم کو اپنے حق میں سختی نہ سمجھیں، ہر جائز امر میں والد کی اطاعت کریں، ان پر اعتماد کریں۔ ہاں اگر وہ آپ کو ناجائز کام پر مجبور کریں یا آپ پر ظلم کریں تو ایسا کرنا ان کے لیے جائز نہیں، آپ نرمی ومحبت کے ساتھ ان کو مسئلہ سمجھا سکتے ہیں۔ پھر بھی آپ کو ان کی طرف سے تکلیف پہنچے تو اس پر صبر کریں، اس پر اللہ تعالیٰ آپ کو بے حساب اجر دیں گے۔ صبر کی ہمت وتوفیق نہ ہو تو ان کے ظلم سے بچنے کے لیے آپ ان سے علیحدگی اختیار کر سکتے ہیں۔ مگر علیحدگی اختیار کرنے کی صورت میں بھی جہاں تک ہو سکے ان کی خیر خبر لیتے رہیں اور اپنی استطاعت کے بقدر آپ ان کے ساتھ اپنی طرف سے حسن سلوک اور ادب واحترام کا رویہ رکھیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ادفع بالتي هی أحسن فإذ الذي بينك و بينه عداوة كأنه ولی حميم﴾

کہ تم حسن سلوک کرو، اس طرح تمہارا دشمن بھی تمہارا دلی دوست بن جائے گا۔

میراث کی تقسیم:

سوال: ہمارے والد صاحب کا انتقال 2005ء میں ہوا تھا، والد کی زندگی میں ہمارا کاروبار چل رہا تھا۔ جس میں ہمارے والد صاحب کے ساتھ ایک اور صاحب شراکت دار تھے۔ والد صاحب کے پسماندگان میں ایک بیوہ، دو بیٹے شادی شدہ، دو بیٹیاں شادی شدہ اور دو بیٹیاں غیر شادی شدہ تھیں۔ والد صاحب کے انتقال کے بعد ہم دو بھائی کاروبار کو اسی طرح چلاتے رہے۔ مئی 2004ء میں ایک بیٹی اور مارچ 2005ء میں دوسری بیٹی کی شادی مشترکہ کاروبار سے کر دی گئی۔ جولائی 2005ء میں بعض وجوہات سے ہم دونوں بھائی کاروبار کو اکٹھے چلانے سے معذور ہو گئے۔ بڑے بھائی نے چھوٹے بھائی کو علیحدہ ہونے

کو کہا۔ جولائی 2005ء میں تیسرے شریک کی موجودگی میں جائیداد تین حصوں میں بانٹ دی گئی، جائیداد صرف رقم اور مشینری کی شکل میں تھی۔ تقسیم اس طرح کی گئی کہ:

ایک حصہ والدہ کو، ایک حصہ بڑے بھائی کو اور ایک حصہ چھوٹے بھائی کو دیا گیا۔ تقسیم کے بعد چھوٹے بھائی نے اپنا علیحدہ کاروبار شروع کیا۔ جبکہ بڑے بھائی نے والدہ کی رضا مندی کے ساتھ بقیہ دو حصوں کے ساتھ کاروبار جاری رکھا۔ شراکت داری کو ختم کرتے وقت شرعی طریقہ کار کو کم علمی کی وجہ سے مدنظر نہ رکھا گیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جب اس کا علم ہوا تو انتہائی ملال ہوا۔ اب ہم وراثت کی شرعی تقسیم چاہتے ہیں۔ جس کے لیے آپ کی رہنمائی کی ضرورت ہے۔

نوٹ: 2005ء میں جائیداد کی تقسیم کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اب 2010ء میں دونوں بھائیوں کے پاس پیداوار بڑھ چکی ہے۔ پوچھنا یہ ہے کہ وراثت کی تقسیم 2005ء کی جائیداد کے مطابق ہوگی یا اب تقسیم 2010ء کے مطابق ہوگی؟ (محمد شفیق، محمد عمران)

جواب: اب تک آپ دونوں بھائیوں نے مشترکہ اور نجی کاروبار سے جتنی رقم اور جائیداد حاصل کی ہے اسی کے حساب سے وراثت تقسیم ہوگی۔

وهذا على الديانة لا على القضاء. (كما فى احسن الفتاوىٰ : ٩/٢٨٥)

طریقہ تقسیم یہ ہوگا کہ کل جائیداد کی مالیت کو آٹھ برابر حصوں میں تقسیم کیا جائے گا، ایک حصہ ماں کو دیا جائے گا، اس کے بعد بقیہ مال کے دوبارہ آٹھ حصے بنا کر ان میں سے دو دو حصے ہر ایک بھائی کو جبکہ ایک ایک حصہ ہر ایک بہن کو ملے گا۔

پیشکش: ابوزبیر

[www_alkalam_pk@yahoo.com]